السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مہر میں مبالغہ اور شادی کی محفلوں میں اسراف کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے خصوصاً شادی کے بعد ہنی مون منانے کیلیئے بے پناہ اخراجات وتکلفات کیئے جاتے ہیں کیا شرعاًاس کی اجازت ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

مہر اور شادی کی تقریبات میں مبالغہ خلاف شریعت ہے۔ سب سے زیادہ برکت نکاح وہ ہوتا ہے جس میں اخراجات کم ہوں جس قدر اخراجات کم ہوں گے۔ اسی قدر برکت زیادہ ہوگی۔ اکثر وبیشتر حالات میں یہ مسئلہ عورتوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے کیونکہ عورتیں ہی اپنے شوہروں سے زیادہ مہر کا مطالبہ کرتی ہیں 'اگر مہر کم ہو تو عورت کہتی ہے کہ نہیں یہ مہر مناسب نہیں بلکہ واجب یہ ہے کہ ہماری بیٹی کیلیئے تو (اتنا اتنا اس سے کہیں زیادہ) مہر ہو۔ تقریبات میں بھی بے پناہ اخراجات سے شریعت نے منع کیا ہے اور یہ اخراجات بھی حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ میں داخل ہیں:

وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿٣١﴾... سورة الاعراف

''اور (اپنا مال) بے جا نہ اڑاؤ کہ یقیناً اللہ بے جا اڑانے والوں کو درست نہیں رکھتا۔''

بہت سی عورتیں اپنے شوہروں کو تقریبات کے زیادہ اخراجات پر بھی مجبور کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ فلاں فلاں کی تقریب تو اس قدر شان وشوکت سے منعقد ہوئی تھی اور ہم کسر کیوں اٹھا رکھیں لیکن یہ ضروری ہے کہ ان تمام معاملات کو شریعت کی روشنی میں سرانجام دیا جائے۔ انسان کو نہ حد سے بڑھنا چاہیئے اور نہ اسراف سے کام لینا چاہیئے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسراف ناپسند فرمایا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿٣١﴾... سورة الاعراف

''یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بے جا اڑانے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔''

ہنی مون کے نام سے جو فضول خرچی کی جاتی ہے تو یہ بھی بے حد ناپسندیدہ اور ناشائستہ حرکت ہے کیونکہ اس میں غیر مسلموں کی تقلید بھی ہے اور بہت سے مال ودولت کا ضیاع بھی علاوہ ازیں بہت سے دینی امور بھی ضائع ہوتے ہیں۔ خصوصاً جبکہ مسلمان ہنی مون کو منانے کیلیئے کسی غیر اسلامی ملک میں چلا جائے تو وہ ان کی ایسی رسوم وعادات کو اپنے ساتھ لاتا ہے جو مسلمانوں کیلیئے نقصان دہ ہیں ہاں البتہ اگر کوئی مسلمان اپنی بیوی کو ساتھ لے کر عمرہ کے لئے یا مدینہ منورہ کی زیارت کے لئے چلا جائے تو ان شاء اللہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص199

محدث فتویٰ